از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 اگست 2000

پیارے لال و دیگراں

بنام

منی رام و دیگراں

[اے پی مسرا اور وائی کے سبھروال، جسٹس صاحبان]

قانون مال ریاست گوالیار، سموت 1983 (خصوصی قانون سازی)-دفعہ 253(9)- جائیداد کی جانشینی کا حق- مرد اولاد اور پردادا کی بیٹی کے بیٹوں کے درمیان-قریب ترین خونی رشتہ- معنی-قرار دیا گیا، بہن کا بیٹا قریبی خونی رشتے میں شامل نہیں ہے-دفعہ 2-ہندو قانون وراثت (ترمیم) ایکٹ، 1929۔

اصولِ قضائی معقولیت—کا اطلاق۔

اپیل گزاروں اور جواب دہندگان دونوں نے H کی زرعی زمینوں کے جانشینی کے حق کا دعوی کیا جس کی موت 1948 میں ہوئی۔ جانشینی کو قانون مال ریاست گوالیار، سموت 1983 کے ذریعے چلایا جاتا تھا، جو اس وقت کی گوالیار ریاست (خصوصی قانون سازیہ) کا ایک خصوصی قانون تھا۔ اپیل کنندگان اور 'H' کزن ہیں اور ایک مشترکہ دادا کی اولاد ہیں۔ جواب دہندگان H کی بہن کے بیٹے ہیں۔ جواب دہندگان نے، جانشینی کے اپنے دعوے میں ریونیو عدالت عالیان کے سامنے ناکام ہونے کے بعد، اس اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ وہ H کی موت کے بعد زمین کے مالک تھے اور اپیل گزاروں سے قبضہ کی بحالی کے لیے بھی۔ مقدمے کی منظوری دی گئی اور عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی۔ ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ بہن کا بیٹا خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253(9) کے معنی میں 'قریبی خونی رشتے دار' کے زمرے میں آتا ہے۔

اس اپیل میں، اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ متوفی کی بہن یا اس کے بیٹوں کو خصوصی قانون سازی کی دفعہ 253(9) کے معنی میں جانشینی کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا؛ کہ شق صرف ان مرد اولادوں کو تسلیم کرتی ہے جو والد یا دادا یا پردادا سے تین نسلوں کے اندر ہیں۔

جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253(9) اپنی طاقت پر متوفی کی بہن یا اس کے بیٹے کا احاطہ کرتی ہے، جسے صرف 'قریب ترین خونی رشتہ دار' کہا جا سکتا ہے چاہے ہندو قانون میں ترمیم، سال 1929 کو خصوصی قانون سازیہ میں نہیں پڑھا گیا تھا۔ یہ مزید دعوی کیا گیا کہ اصولِ قضائی معقولیت کے تصور کو لاگو کرتے ہوئے، ایک مختلف تشریح کے نتیجے میں جائیداد کے حقوق بہت پہلے طے ہو جائیں گے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: 1.1. ہندو قانون وراثت (ترمیم) ایکٹ، 1929 جو 21 فروری 1929 کو نافذ ہوا، نے دفعہ 2 کے ذریعے قدیم حکمرانی سے ایک دور رس علیحدگی اختیار کی جس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ بیٹے کی بیٹی، بیٹی کی بیٹی، بہن اور بہن کا بیٹا اس طرح بیان کردہ ترتیب میں، باپ کے والد کے بعد اور باپ کے بھائی کے پہلے جانشینی کی ترتیب میں درجہ بندی کا حقدار ہوگا۔ وہ ترمیم جو 1943 میں خصوصی قانون سازیہ کے دفعہ 253 میں متوفی کی جانشینی کی بیٹی کی ترتیب میں شامل کر کے شامل کی گئی تھی، ہو سکتا ہے کہ 1929 میں کی گئی ہندو قانون کی ترمیم سے متاثر ہو۔ اس کے ساتھ ہی، تاہم، خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253 میں متوفی کی بہن یا بہن کے بیٹے کو شامل کرتے ہوئے کوئی ترمیم نہیں کی گئی۔ ہندو قانون میں کی گئی ترمیم کو خصوصی قانون سازیہ میں نہیں پڑھا جا سکتا۔ خصوصی قانون سازیہ کا دفعہ 253 سابقہ ریاست گوالیار کے ریونیو قانون کا ایک حصہ ہے۔ یہ وارثوں کی فہرست بناتا ہے۔ یہ کرایہ داروں کے ذاتی قانون کے حوالے کے بغیر یکساں طور پر ایسے ہر کرایہ دار پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ متوفی کرایہ دار کے مسلمان، ہندو، عیسائی یا کسی دوسرے مذہب سے قطع نظر سب پر یکساں طور پر لاگو ہوگا۔ ان حالات میں ہندو قانون وراثت (ترمیم) ایکٹ، 1929 کو خصوصی قانون سازیہ کے دفعہ 253 میں نہیں پڑھا جا سکتا۔ [623 E-H]

1.2. دفعہ 253 کی شق (9) جانشینی کی ترتیب میں آخری زمرے کے طور پر صرف 'قریب ترین خونی رشتے دار' کا ذکر نہیں کرتی ہے۔ 'قریب ترین خونی رشتے دار' کا ذکر نسل نامہ، ضمیمہ 3 میں مثال کے طور پر کیا گیا ہے، جو والد یا دادا یا دادا سے تین نسلوں کے اندر ہے۔ اس لیے 'قریب ترین خونی رشتے دار' باپ کی طرف سے تین نسلوں کی حد سے محصور ہیں۔ دفعہ 253 میں، جانشینی کی ترتیب میں کسی ایک زمرے میں صرف بیٹی کا ذکر کیا گیا ہے۔ بہن یا بہن کے بیٹوں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ بہن یا بہن کا بیٹا باپ یا دادا یا دادا سے تین نسلوں کے اندر نہیں آتا ہے۔ یہ کسی قریبی یا قریبی خونی رشتے دار کا معاملہ نہیں ہے جیسا کہ شق (9) کے معنی میں آتا ہے۔ یہ صرف وہی قریبی خونی رشتے دار ہیں جو شق (9) میں آتے ہیں جو جانشینی کی ترتیب میں آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شادی پر بہن خاندان سے باہر چلی جاتی ہے اور اس طرح متوفی کے خاندانی شجرہ میں نہیں دکھائی دیتی۔ بیٹی کو 1943 میں شامل کیا گیا لیکن بہن یا اس کے بیٹوں کو نہیں۔ شق (9) یا ضمیمہ 3 میں بہن یا بہن کے بیٹے کا ذکر نہ ہونے کی صورت میں، دادا کی اولاد کے مقابلے میں ان کے جانشینی کے حقدار ہونے کا سوال ہی

پیدا نہیں ہوتا۔ دادا کی اولاد واضح طور پر تین نسلوں کے اندر آتی ہے جیسا کہ ضمیمہ 3 میں غور کیا گیا ہے۔ 1943 میں متوفی کی بیٹی کو شامل کرنا جان بوجھ کر کیا گیا تھا اور اسی طرح بہن یا اس کے بیٹوں کو بھی جان بوجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو، ضمیمہ 3 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 253 کی شق (9) کی تشریح کے ذریعے انہیں اب مذکورہ شق میں شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔ [624 C-G]

2. اصولِ قضائی معقولیت کا موجودہ معاملے میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کا کوئی اور فیصلہ عدالت کے نوٹس میں نہیں لایا گیا جس میں زیر بحث کی توضیعات پر اسی طرح کی تشریح کی گئی ہو۔ بہن یا بہن کے بیٹے کو واضح طور پر خارج کیے جانے پر اصولِ قضائی معقولیت کے اصول کو لاگو کر کے جانشینی کی ترتیب میں نہیں لایا جا سکتا۔ تاہم، یہ واضح کیا جاتا ہے کہ خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253 کی شق (9) کی تشریح کسی کو جانشینی کے معاملے کو دوبارہ کھولنے کا حق نہیں دے گی جو پہلے ہی طے ہو چکا ہے۔ یہ تشریح ممکنہ طور پر لاگو ہو گی۔ [625 A-B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3111، سال 1990

دیوانی مقدمے کی اپیل نمبر 393، سال 1973 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 21.2.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے شیو دیال شریواستو، سشیل کمار جین، سدھانشو اتریا، پردیپ اگروال، محترمہ اے مشرا، محترمہ گلنار خان اور محترمہ انجلی دوشی۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ایس کھنڈوجا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وائی کے سبھروال نے سنایا۔

اس اپیل میں تعین کا سوال یہ ہے کہ کیا بہن کا بیٹا یا والد کے والد کی اولاد متوفی کی جائیداد کے موروثی حقدار ہیں۔ یہ کوئی متنازعہ بات نہیں ہے کہ زیر بحث زرعی زمین کے سلسلے میں جانشینی کا حق اس وقت کی ریاست گوالیار کے ایک خصوصی قانون سازیہ کے ذریعے چلایا جاتا ہے، یعنی قانون مال ریاست گوالیار، سموت 1983 (جسے اس کے بعد 'خصوصی قانون سازیہ سازیہ' کہا جاتا ہے)۔

واقعاتی میٹر کس پر فریقین کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ اپیل کا موضوع زیر بحث زمین ہے جسے ایک ہر بیلاس نے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ہر بیلاس کا انتقال 1948 میں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا دو زمروں میں سے کس کو اپنی زمین کے جانشینی کا حق حاصل ہے؟ اپیل کنندگان ہر بیلاس کے پردادا کی اولاد کے زمرے میں آتے ہیں۔ اپیل گزار ہنس راج کے بیٹے

ہیں۔ مرلی ہنس راج کے والد تھے اور موہن مرلی کے والد تھے۔ ہر بیلس بھگونت کا بیٹا تھا۔ گھنشیام بھگونت کے والد تھے۔ مرلی اور گھنشیام بھائی تھے، دونوں موہن کے بیٹے تھے۔اس طرح موہن ہر بیلاس کے پردادا تھے اور اپیل گزاروں کے بھی۔ مقدمے کے دیگر مدعا علیہان کا تعلق بھی دادا موہن کی مختلف شاخوں سے ہے۔ جواب دہندگان ہر بیلاس کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ہر بیلاس کی موت کے بعد، اس کی بہن کے بیٹوں نے جانشینی کے اپنے دعوے میں ریونیو عدالت عالیان کے سامنے ناکام ہونے کے بعد، مقدمہ دائر کیا جس نے اس اپیل کو جنم دیا، جس میں ہر بیلاس کی طرف سے چھوڑی گئی زمین کے مالکان کے طور پر اعلان کرنے اور اس کے قبضے کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔ ہر بیلاس کے پردادا کی اولاد ہونے والے محافظوں سے۔ ملکیت کے اعلان اور بحالی کے مقدمے کو ٹرائل عدالت نے منظور کر لیا ہے۔ٹرائل عدالت کے فیصلے اور ڈگری کی تصدیق پہلی اپیل میں اور دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے بھی کی ہے۔ان حالات میں، مقدمے میں مدعا علیہان ہمارے سامنے اپیل میں ہیں۔

واحد سوال مذکورہ خصوصی قانون سازیہ کے دفعہ 253 کے حصے کی تشریح کے بارے میں ہے۔ ہر بیلاس کی موت کے وقت اس کی بہن کو کیلا زندہ تھی۔ مقدمے میں مدعی پوجارام اور منی رام کو کیلا کے بیٹے ہیں۔ محترمہ کو کیلا کا انتقال ہر بیلاس کی موت کے بعد ہوا۔ مقدمے کے تمام مدعا علیہان، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ہر بیلاس کے پردادا کی اولاد کی کئی شاخوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تنازعہ خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253 کی شق (9) کی تشریح سے متعلق ہے جسے ضمیمہ 3 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔مانا جاتا ہے کہ دعویداروں میں سے کوئی بھی دفعہ 253 کی شق 1 سے 8 کے تحت نہیں آتا ہے۔دعویداروں کے دو زمروں میں سے ہر ایک شق (9) کے تحت آنے کا دعوی کرتا ہے۔ خصوصی قانون سازیہ ہندی میں ہے۔ فریقین کے وکیل تسلیم کرتے ہیں کہ دفعہ 253 اور اس میں منسلک ضمیمہ 3 کا درست انگریزی ترجمہ درج ذیل ہے:-

"253. سکتل ملکیات کرایہ داروں اور موروسی کرایہ داروں کا حق وراثت میں ملتا ہے اور ان کرایہ داروں کے جانشینی کا حکم حسب ذیل ہوگا:-

(1) قدرتی اولاد سیر یا طم یعنی پہلے بیٹا، پھر پوتا اور اس کی غیر موجودگی میں پرپوتا۔

(2) متوفی کی بیوہ اپنی زندگی کے دوران یا اس وقت تک جب تک کہ وہ دوبارہ شادی نہ کرے۔

(3) متوفی کا باپ۔

(4) متوفی کی ماں۔

(5) بیٹے کی بیوہ، جو اپنی زندگی کے دوران یا جب تک وہ شادی نہیں کرتی، متوفی کے ساتھ مشترکہ طور پر رہتی تھی۔

(6)متوفی کی بیٹی۔

(7)متوفی کا بھائی اگر اسی باپ سے پیدا ہوا ہو جو متوفی تھا۔

(8)بیٹی کا بیٹا۔

(9)قریب ترین خونی رشتہ، جیسا کہ نسل نامہ کے ضمیمہ 3 میں مثال کے طور پر دکھایا گیا ہے، جو باپ یا دادا، یا دادا سے تین نسلوں کے اندر رہیں۔

ضمیمہ-3

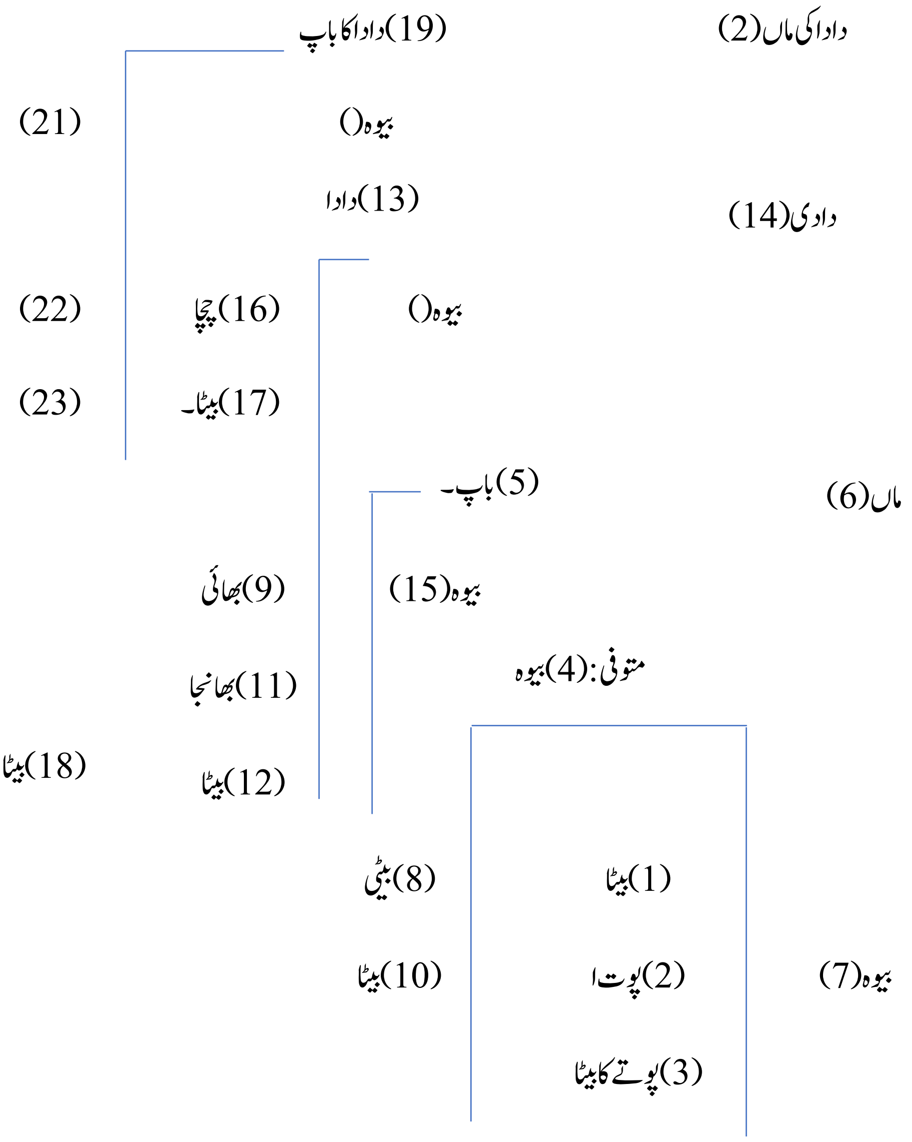

تمام عدالت عالیان نے بیک وقت یہ فیصلہ دیا ہے کہ متوفی کا بہن کا بیٹا تیسرے گوشوارہ کے ساتھ پڑھی گئی مذکورہ شق(9) کے معنی میں 'قریب ترین خونی رشتے دار' کے زمرے میں آتا ہے اور اس نتیجے پر مقدمے کو ٹرائل کورٹ نے منظور کیا تھا جس کے فیصلے اور ڈگری کی پہلی اور دوسری اپیل میں تصدیق کی گئی ہے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کا مؤقف ہے کہ بہن یا بہن کے بیٹے کو جانشینی کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ نہ تو بہن اور نہ ہی بہن کا بیٹا خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253 کی شق(9) کے زیر غور ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مذکورہ شق صرف ان مرد اولادوں کو تسلیم کرتی ہے جو والد یا دادا یا پردادا سے تین نسلوں کے اندر ہیں۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل گزار اس زمرے میں آتے ہیں۔ جانشینی کی ترتیب میں متوفی کی بیٹی چھٹی مقام پر ہے۔ تاہم، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ دفعہ

میں اور ضمیمہ 3 میں جیسا کہ اصل میں کھڑا تھا، بیٹی کو کوئی جگہ نہیں ملی۔ جیسا کہ اصل میں کھڑا تھا، خصوصی قانون سازیہ کے دفعہ 253 میں صرف شق 1 سے 8 تھیں۔ متوفی کی بیٹی کو 15 اپریل 1943 کو گوالیار گورنمنٹ گزٹ میں شائع ہونے والے سموت سال 1989 کی ترمیم کے ذریعے لایا گیا تھا۔ مذکورہ ترمیم کے ذریعے 'متوفی کی بیٹی' کو شق (5) کے مطابق بیٹوں کی بیوہ کے نیچے اور شق (7) کے مطابق متوفی کے بھائی کے اوپر شامل کیا گیا تھا۔ ترمیم سے پہلے شق (7) شق (6) تھی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ متوفی کی بیٹی کو شامل کرنے والی ترمیم کا تاریخی پس منظر ہے کیونکہ قدیم ہندو قانون بہن اور بہن کے بیٹے کو وارث کے طور پر تسلیم نہیں کرتا تھا لیکن ہندو قانون وراثت (ترمیم) ایکٹ، 1929 جو 21 فروری 1929 کو نافذ ہوا، نے اس کی دفعہ 2 کے ذریعے قدیم حکمرانی سے دور رس علیحدگی اختیار کی جس میں کہا گیا ہے کہ بیٹے کی بیٹی، بیٹی کی بیٹی، بہن اور بہن کا بیٹا اس طرح بیان کردہ ترتیب میں، باپ کے والد کے بعد اور باپ کے بھائی کے سامنے جانشینی کی ترتیب میں عہدے کا حقدار ہوگا۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ خصوصی قانون سازیہ کے ذریعے نافذ کردہ جانشینی کے اصول میں بھی اسی کے مطابق ترمیم کی گئی تھی تاکہ وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ 1943 میں دفعہ 253 میں متوفی کی بیٹی کو جانشینی کے ترتیب میں شامل کر کے جو ترمیم شامل کی گئی تھی، وہ شاید 1929 میں کی گئی ہندو قانون کی ترمیم سے متاثر تھی۔ اس کے ساتھ ہی، تاہم، یہ بات بھی ذہن میں رکھنی ہوگی کہ خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253 میں متوفی کی بہن یا بہن کے بیٹے کو شامل کرتے ہوئے کوئی ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ ہندو قانون میں کی گئی ترمیم کو خصوصی قانون سازیہ میں نہیں پڑھا جا سکتا۔ خصوصی قانون سازیہ کا دفعہ 253 سابقہ ریاست گوالیار کے ریونیو قانون کا ایک حصہ ہے۔ یہ وارثوں کی فہرست کو نافذ کرتا ہے، جو سابق ملکیتی یا قبضہ کرایہ دار کے جانشین ہوتے ہیں۔ یہ کرایہ دار کے ذاتی قانون کے حوالے کے بغیر یکساں طور پر ایسے ہر کرایہ دار پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ متوفی کرایہ دار کے مسلمان، ہندو، کرسچیان یا کسی دوسرے مذہب سے قطع نظر سب پر یکساں طور پر لاگو ہوگا۔ ان حالات میں، جواب دہندگان کے وکیل نے صحیح قابل پر تسلیم کیا کہ ہندو قانون وراثت (ترمیم) ایکٹ، 1929 کو خصوصی قانون سازیہ کے دفعہ 253 میں نہیں پڑھا جا سکتا۔ تاہم، جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل، جناب کھنڈوجا دلیل یہ ہے کہ مذکورہ شق (9) اپنے طور پر بہن یا بہن کے بیٹے کا احاطہ کرتی ہے جسے مذکورہ شق کے معنی میں 'قریب ترین خونی رشتہ دار' کہا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف، اپیل گزاروں کے فاضل وکیل، جناب جین دلیل یہ ہے کہ ان کے مؤکل 'قریب ترین قریبی رشتہ دار' کے معنی میں آتے ہیں جیسا کہ شق (9) میں ہے جو ضمیمہ کے ساتھ پڑھتا ہے، کہیں بھی بہن یا بہن کے بیٹوں کا ذکر نہیں کرتا ہے۔

دفعہ 253 کی شق (9) جانشینی کی ترتیب میں آخری زمرے کے طور پر صرف 'قریب ترین خونی رشتے دار' کا ذکر نہیں کرتی ہے۔ 'قریب ترین خونی رشتے' کا ذکر نسل نامہ، ضمیمہ 3 میں مثال کے طور پر کیا گیا ہے، جو والد یا دادا یا دادا سے تین نسلوں کے اندر ہیں۔ اس لیے 'قریب ترین خونی رشتے دار' باپ کی طرف سے تین نسلوں کی حد سے محصور ہیں۔ اپیل کنندگان ہربیلاس کے پردادا موہن کی اولاد ہیں۔ دفعہ 253 میں، جانشینی کی ترتیب میں ایک زمرے میں صرف بیٹی کا ذکر کیا

گیا ہے۔ بہن یا بہن کے بیٹوں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ بہن یا بہن کا بیٹا باپ یا دادا یا دادا سے تین نسلوں کے اندر نہیں آتا ہے۔ یہ کسی قریبی یا قریبی خونی رشتے دار کا معاملہ نہیں ہے جیسا کہ شق (9) کے معنی میں ناکام ہونا۔ یہ صرف وہی قریبی خونی رشتے دار ہیں جو شق (9) میں آتے ہیں جو جانشینی کی ترتیب میں آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شادی پر بہن خاندان سے باہر چلی جاتی ہے اور اس طرح اسے متوفی کے خاندانی شجرہ میں نہیں دکھایا جاتا ہے۔ بیٹی کو 1943 میں شامل کیا گیا لیکن بہن یا اس کے بیٹوں کو نہیں۔ شق (9) یا ضمیمہ 3 میں بہن یا بہن کے بیٹے کا ذکر نہ ہونے کی صورت میں، دادا کی اولاد پر ترجیح میں ان کے جانشینی کے حقدار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دادا کی اولاد واضح طور پر تین نسلوں کے اندر آتی ہے جیسا کہ ضمیمہ 3 میں غور کیا گیا ہے۔ یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ ترمیم، سال 1943 سے پہلے، بہن یا بہن کے بیٹے کو شق (9) یا ضمیمہ 3 میں شامل کیا گیا تھا لیکن متوفی کی بیٹی کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا، 1943 میں متوفی کی بیٹی کو شامل کرنا جان بوجھ کر کیا گیا تھا اور اسی طرح بہن یا اس کے بیٹوں کو بھی جان بوجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو، ضمیمہ 3 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 253 کی شق (9) کی تشریح کے ذریعے انہیں اب مذکورہ شق میں شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔

جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے بھی گھور کر فیصلہ کرنے کے تصور کو لانے کی کوشش کی اور کہا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے مذکورہ شق پر رکھی جانے والی تشریح کئی سالوں سے وقت کے موقف پر قائم ہے اور اب ایک مختلف تشریح کے نتیجے میں غیر متزلزل املاک کے حقوق بہت پہلے طے ہو جائیں گے۔ موجودہ معاملے میں مذکورہ اصول کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کا کوئی اور فیصلہ ہمارے نوٹس میں نہیں لایا گیا جس میں زیر بحث کی توضیعات پر اسی طرح کی تشریح کی گئی ہو۔ بہن یا بہن کے بیٹے کو واضح طور پر خارج کیے جانے پر اصولِ قضائی معقولیت کے اصول کو لاگو کر کے جانشینی کی ترتیب میں نہیں لایا جا سکتا۔ تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے رکھی گئی خصوصی قانون سازیہ کی دفعہ 253 کی شق (9) کی تشریح کسی کو جانشینی کے معاملے کو دوبارہ کھولنے کا حق نہیں دے گی جو پہلے ہی طے ہو چکا ہے۔ یہ تشریح ممکنہ طور پر لاگو ہو گی۔

مذکورہ وجوہات کی بنا پر ہم اپیل کی منظوری دیتے ہیں اور متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ مدعیوں کا مقدمہ خارج ہو جاتا ہے۔ کیس کے حقائق اور حالات میں، فریقین کو اپنے اخراجات برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

بی۔ ایس۔ **اپیل کی منظوری دی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document